95114- خاوند سے جنون کی حد تک محبت ہو تو اس کا کیا حل ہے

سوال

میں اپنے خاوند سے جنونی محبت کرتی ہوں، اور میرا خاوند مجھ سے مکمل طور پر راضی ہے، جب وہ سفر پر جاتا ہے تو میرا انتظار یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ میرا اشتیاق اور بڑھ جاتا ہے، اور جب تک وہ مجھ سے بات نہ کر لے مجھے سکون نہیں آتا.

حالانکہ میں دینی واجبات کی ادائیگی کرتی ہوں لیکن اس کے باوجود میں اس کے نہ ہونے کی کمی محسوس کرتی ہوں، میرے دینی بھائیوں صبر کے لیے مجھے آپ کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

یہ بہت اچھی بات ہے کہ مسلمان گھرانوں
میں خاوند اور بیوی کے مابین محبت و الفت اور مودت پھیلے، کیونکہ اس محبت و مودت
اور الفت کا خاندان کے افراد پر اچھا اثر پڑیگا، اللہ سبحانہ و تعالی کی عظیم الشان
آیات اور نشانیوں میں ہے کہ اللہ نے عورت کو مرد سے پیدا فرمایا.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کی حکمت
ٹھری کہ مرد عورت سے سکون حاصل کرتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے اسکا ذکر آدم اور
حواء علیہما السلام میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

**{وہ اللہ تعالی ایسا ہے جس نے تم کو
ایک تن واحد سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اپنے اس جوڑے سے
انس حاصل کرے }**.الاعراف (189).

اور عموم خلق کے متعلق فرمان باری
تعالی ہے :

**{اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ
تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ }**.الروم (21).

اللہ سبحانہ وتعالی نے خاوند اور
بیوی کے مابین محبت ومودت پیدا فرمائی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور
ہمدردی قائم کردی یقینا غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں
}الروم (21).

شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے
ہیں :

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور اس اللہ نے اس سے اس کی بیوی
کو بنایا تاکہ وہ اس سے سکون پائے}.

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ و
تعالی نے یہ بیان کیا ہے کہ حواء کو آدم علیہ السلام سے پیدا کیا تاکہ وہ اس سے
سکون پائے، یعنی اس سے الفت حاصل کرے اور اس کے ساتھ مطمئن ہو.

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت
نے بیان کیا ہے کہ آدم علیہ السلام کی ذریت کو بھی ایسے ہی بنایا.

فرمان باری تعالی ہے :

{اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ
تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام وسکون پاؤ، اور اس نے تمہارے
درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی یقینا غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت
سی نشانیاں ہیں}الروم (21).

دیکھیں : اضواء البیان (2/304–
305).

اور ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

خاوند اور بیوی سے زیادہ بڑھ کر کسی
اور دو روحوں میں محبت نہیں ہو سکتی.

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (525/3).

لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہ محبت
جنونی ہو جیسا کہ لوگ کہتے ہیں بلکہ عقلمند شخص تو امور کو ان کی جگہ ہی رہنے
دیتا ہے؛ جیسا کہ زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر
بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھے فرمایا :

اے اسلم تیری محبت تکلف والی نہیں
ہونی چاہیے اور تیری ناراضگی تلف کرنے والی نہ ہو!!

میں نے عرض کیا وہ کیسے ؟

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا :

جب تم محبت کرو تو پھر اس طرح تکلف
مت کرو جس طرح ایک بچہ کسی چیز کو پسند کر کے کرتا ہے ، اور جب تم بغض کرو تو ایسا
بغض مت کرو کہ جس سے بغض رکھ رہے ہو اسے ضائع اور ہلاک کر دو"

اسے عبدالرزاق نے مصنف عبدالرزاق
حدیث نمبر (20269) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ
تعالی عنہ نے یہ نصیحت اس لیے کی کہ محبت میں تکلف (جنونی محبت) کے محب اور محبوب
دونوں پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں.

محب پر درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں :

ا ہر وقت اپنے محبوب کی سوچ رہتی
ہے ، جس کی بنا پر پریشانی و غم میں بتلا رہتا ہے ، اس طرح اسکا قیمتی وقت اسی
مشغولیت میں ضائع ہو جاتا ہے ، اور اس طرح وہ نفسیاتی اور بدنی مریض بن کر رہ جاتا
ہے.

ب جنونی محبت کے برے اثرات میں یہ
بھی شامل ہے کہ محبت کرنے والا شخص اپنے محبوب کی واجبات میں کوتاہی اور غلطی کو بھی فراموش کر دیتا ہے، اوراس طرح وہ حرام کے ارتکاب سے بھی چشم پوشی کرنا شروع کر دیتا ہے، بلکہ جب محبوب اسے اس میں شریک ہونے کی دعوت دیتا ہے توجنونی محبت اسے اس برائی میں شریک ہونے پر آمادہ کرتی ہے۔

ج اس محبت کے برے اثرات میں یہ بھی
شامل ہے کہ وہ اس کے دل پر کنٹرول کر لیتی ہے، اوراس طرح یہ محبت اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ میں آجاتی ہے حالانکہ اس کی نجات اور کامیابی کا مدار تو اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہے؛اوراس طرح وہ اپنے اہل و عیال کی محبت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

د اس جنونی محبت کے برے اثرات میں
یہ بھی شامل ہے کہ محبت کرنے والا شخص اپنے محبوب کی جدائی اور عیاب کا صدمہ برداشت نہیں کرسکتا تو اس کی موت کا صدمہ کیسے برداشت کرسکے گا!

محبوب پر اس جنونی محبت کے برے اثرات
درج ذیل ہوتے ہیں:

ا محب کا اصرار ہوتا ہے کہ وہ اسے
باربار ملے اوراسے اپنا دیدار کرائے اوراس کے ساتھ بیٹھے جس سے محبوب پریشان ہو جاتا ہے، اوریہ چیز اس کے کام میں خلل کا باعث بنتی ہے، یا پھر واجب اوراہم کام میں کوتاہی کا باعث بن جاتی ہے جواسے مکمل عزم کے ساتھ کرنا تھے، مثلا علم نافع یا عمل صالح۔

ب محبوب پر اس کے برے اثرات میں یہ
بھی شامل ہے کہ: اگر وہ اپنے محب کی بات ماننے والا ہو تو یہ اپنا قیمتی وقت اس کے ساتھ ضائع کرتا رہتا ہے، اگرچہ اس کے لیے پریشانی کا باعث نہ بھی بنے تو زندگی کے قیمتی لحات ضائع کر دیتا ہے، اوریہ چیز اسے بالآخر اس سے نفرت کا باعث بنا دیتی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں:

"..چنانچہ جب آدمی کا دل کسی عورت
کے ساتھ معلق ہوجاتا ہے چاہے وہ اس کے لیے مباح بھی ہو تو اس کا دل اس عورت کا
قیدی بن کر رہ جاتا ہے، جسے وہ اپنے حکم کے مطابق چلاتی ہے اور اس میں جو چاہے تصرف
کرتی پھرتی ہے.

حالانکہ وہ ظاہری طور پر تو اس کا
حاکم اور سردار ہے کیونکہ وہ اس کا خاوند ہے، اور حقیقی طور پر وہ اس کا قیدی اور
غلام بن چکا ہے، خاص کر جب وہ بہت زیادہ چاہنے لگے اور عشق کرنے لگے؛ اور وہ اس کے
بغیر نہیں رہ سکتا؛ کیونکہ اس وقت اس پر وہ قاہر و ظالم حکمران کی طرح اپنے غلام
میں حکم چلاتی ہے؛ جو اس سے خلاصی نہیں پا سکتا؛ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر!!

اس لیے کہ دل کا قید ہونا بدن قید
ہونے سے زیادہ برا ہے اور پھر دل کا دور ہونا بدن کے دور ہونے سے زیادہ عظیم ہے؛
کیونکہ جس کا بدن دور ہوجائے اور وہ غلام بن جائے اور اور اس کا دل مطمئن اور راحت
و سکون میں ہو تو اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی.

بلکہ وہ اس کے لیے چھٹکارا اور خلاصی
پانا ممکن ہے؛ لیکن اگر دل جو کہ بادشاہ تھا وہ ہی غلام بن جائے اور غیر اللہ کا
ارادہ رکھتے ہوئے دور ہوجائے تو پھر یہی وہ ذلت و رسوائی ہے جو دل دور ہونے کی بنا
پر عبودیت و قیدی والی ہے..

اس لیے آزادی تو دل کی آزادی ہے، اور
غلامی و عبودیت تو دل کی غلامی ہے؛ بالکل اسی طرح جس طرح مالداری و غنا تو دل اور
نفس کی ہوتی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے:

مال زیادہ ہونا ہی مالداری و غنی
نہیں، بلکہ غنا تو نفس کا غنی ہونا ہے"

اگر تو اس کا دل مباح صورت میں دور ہوا
تو پھر، لیکن جس کا دل حرام صورت میں دور ہوا یعنی کسی عورت یا بچے پر تو یہی وہ

عذاب ہے. جس میں کوئی حیلہ نہیں ہے، اوریہی لوگ سب سے زیادہ عذاب اور سب سے کم ثواب میں ہیں.

کیونکہ عاشق کا دل جب کسی کے ساتھ معلق ہوجاتا ہے تو وہ اسے دور لے جاتا ہے، اوراس کے لیے ہر قسم کا فساد و شر جمع کرلیتا ہے جسے اللہ رب العالمین کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا، چاہے وہ بڑی فحاشی سے بچ بھی جائے.. " انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (10/185-186).

اس لیے آپ کوشش کریں کہ آپ کی اپنے خاوند سے محبت اعتدال میں رہے، جس کے نتیجہ میں کسی واجب میں خلل پیدا نہ ہو، اور نہ ہی اس سے اولی اور عظیم چیز یعنی اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کوتاہی واقع ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کواس کام کی توفیق نصیب فرمائے جسے وہ پسند کرتا اور جس سے وہ راضی ہوتا ہے، اور آپ دونوں میں محبت والفت اور مودت و رحمدلی قائم رکھے، اور آپ کو نیک و صالح اولاد عطا فرمائے.

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم.